http://rubinafaisal.com

rubinafaisal@rogers.com

ادب میں مقام

ادب پر لکھنے کا سوچتی ہی رہ جاتی ہوں، لکھنے کی ہمت کر نہیں پاتی۔ کیونکہ جب بھی میں ایسا کرنے لگتی ہوں ایک ایک کر کے ادیبوں اور شاعروں کے چہرے میری نظروں میں گھوم جاتے ہیں اور میں سہم جاتی ہوں، اتنا تو میں ہیلی کالج کی جمعیت سے نہیں ڈرتی تھی۔ اور میری سہیلیاں کہتی تھیں کیا تم کسی سے ڈرتی بھی ہو؟ میں واقعی میں ہی کسی سے بھی نہیں ڈرتی تھی۔۔ مگر اب میں ہر وقت ڈرتی رہتی ہوں۔ ڈر ڈر کر میری رنگت ذرد ہو گئی ہے۔ لو! آپ اسے مذاق سمجھ رہے ہیں۔ نہیں، میں بہت سنجیدہ ہوں۔ آج ادب ایک مذاق بن چکا ہے مگر ادیب اور شاعر (خواتین اور حضرات دونوں) بہت سنجیدہ ہیں۔ بالکل اسی طرح میں بھی اپنے خوف میں بہت سنجیدہ ہوں۔

اور سب سے ذیادہ جس چیز پر محنت ہو رہی ہے وہ ادب نہیں ادب میں مقام ہے۔۔ کینڈا، امریکہ، یورپ اور آسٹریلیا ان میں آ کر بسنے والے شاعر ادیب (یہ قطعاً نہ سمجھا جائے کہ وہ پاکستان یا انڈیا سے ہی شاعر یا ادیب آئے تھے) اپنی عمروں کے چالیس چالیس پچاس پچاس سال وہاں گذارنے کے بعد بھی جب ان مغربی ممالک میں رہنے کو آتے ہیں تو ان کا ادیب بننے کا عمل یوں شروع ہوتا ہے کہ ایک رات کے بعد جب وہ بہت گہری نیند سو کر اٹھتے ہیں تو ادب کا کوئی کالا بلا یا شاعری کی کوئی کالی بلی ان کا راستہ کاٹتی ہے۔۔ اور وہ عمر بھر کے لئے اس کرب میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ادب میں مقام بنانا ہے۔۔ مغربی ممالک میں جاب ملے یا نہ ملے، کوئی راستہ بتائے یا نہ بتائے، انگریزی بولنی آئے یا نہ آئے، یونیورسٹی میں داخلہ ملے یا نہ ملے۔۔ اردو ادب میں مقام ضرور مل جاتا ہے۔۔ اس لئے آپ کسی بھول پن کا شکار ہو کر آج تک ادیب یا شاعر نہیں بنے تو دیر نہ کریں پھر وطن سے اتنی دور آنے کا فائدہ ہی کیا؟؟؟؟؟

اگر آپ کے اندر تھوڑا سا بھی کوئی ایسا جراثیم ہے جو آپ کو چین نہیں لینے دیتا، یا آپکا سیاست میں جانے کا شوق پورا نہیں ہوا۔ یا آپکو کھانا پکانا نہیں آتا، یا آپکا ہر وقت اپنی تعریفیں کرنے کو دل کرتا رہتا ہے یا آپکو بچپن سے ہی دوسروں کے سروں کی جوئیں دیکھنے کی عادت ہے یا آپکو ٹانگیں کھینچنے والا کھیل بہت پسند ہے یا آپکو پہلے کسی کو چھت پر بھیج کر بعد میں نیچے سے سیڑھی کھسکا دینے کا شوق ہے یا آپ اتنے امیر ہیں کہ کم سے کم پانچ اور ذیادہ سے ذیادہ پچاس لوگ اکھٹے کر کے انہیں کھانا کھلا سکیں اور اس کے بعد باہر کا دروازہ بند کر سکیں کہ کوئی آپ کی بات یا شعر سنے بغیر یعنی کہ آپ کا کھلایا ہوا کھانا حلال کئے بغیر باہر جانے کی جرات نہ کر سکے۔ یا کبھی آپ نے کسی قوال کے پیچھے اندھا دھند تالی بجائی ہو، یا آپ کو غلط شعر پر داد دینے پر ملکہ حاصل ہو۔ اور لوگوں کی جھوٹی داد پر جانتے ہوئے بھی کہ جھوٹ ہے۔۔ شکریہ۔۔ کہنا آتا ہو۔۔۔ تو یقین مانئے کوئی آپ کو عالمی سطح پر بڑا ادیب یا شاعر بننے سے نہیں روک سکتا۔

آج فیس بک نے بھی بہت سے ادیبوں اور شاعروں کو جنم دیا ہے۔ اور بہت ساروں کا قتل کیا ہے۔ فیس بک نے تو ادب کی اتنی خدمت شروع کر رکھی ہے کہ ادیب یا شاعر بننا آج سے پہلے کبھی بھی اتنا سستا اور سہل نہ تھا۔۔ اور یہاں بڑے یا چھوٹے کا فیصلہ کیسے ہوتا ہے تو وہ چند معیارات ہیں اگر آپ ان پر پورا اترتے ہیں تو آپ ادب میں مقام حاصل کر چکے ہیں بلکہ ادب کے سکندر ہیں۔ ان میں سب سے پہلے تو یہ ہے کہ آپ کتنا وقت فیس بک پر بیٹھتے ہیں، جتنا ذیادہ بیٹھیں گے اتنا ہی توانا ادیب یا شاعر بنیں گے، دوسرا اگر ماسٹرز میں آپ کے میجرز مارکیٹنگ اور تعلقاتِ عامہ تھے تو آپ کا یہ اثاثہ ادب میں آپ کا مقام بنانے میں بڑا اہم کردار ادا کر سکتا ہے، آپ کے گروپ میں واہ

واہ کہنے والوں کا ایک ہجوم ہونا چاہیئے۔ تیسرا بلٹ ہے ایک ہنستی ہوئی تصویر، خواتین کے معاملے میں یہ ہتھیار مردوں کی نسبت زیادہ کارآمد ثابت ہوتا ہے۔تصویر اچھی نہ ہونے کی صورت میں مقام کو منفی دھچکہ بھی لگ سکتا ہے۔اس لئے تصویر کے انتخاب میں ضرورت سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ پروفیشنل فوٹوگرافر سے تصویر کھنچوائیں تو بہت بہتر ہوگا۔جسم موٹا ہے تو صرف تصویر میں شکل نظر آنی چاہیئے ۔جسم مناسب ہونے کی صورت میں پوری تصویر بھی لگائی جاسکتی ہے۔آپ کو لگ رہا ہوگا کہ یہ باتیں اتنی اہم نہیں ہیں،ان کا ادب سے کیا تعلق ۔۔انہی باتوں کا تو ادب سے تعلق رہ گیا ہے۔۔باقی رہ کیا گیا ہے؟۔آپ افسانہ نہیں لکھ رہے کوئی بات نہیں،مدتوں سے کوئی شعر نہیں ہوا پھر بھی کوئی بات نہیں۔ناول لکھنا تو دور کی بات پڑھا بھی نہیں،پھر کیا ہوا۔یہ سب چیزیں تو کسی سے بھی لکھوائی جاسکتی ہیں آپ کی توجہ ہونی چاہیئے اپنی تصویر، باتوں کی صلاحیت اور اس میں یہ نہیں کہ ادھر ادھر کی فضول باتیں،نہیں!!دوٹوک باتیں ۔۔اپنی تعریف اور دوسرے پر تنقید۔بس !اس سے زیادہ ایک بھی فضول لفظ آپ کے منہ سے نہ نکلے۔جس دن آپ کو اس میں کمال حاصل ہوگیا اور آپ کا جمال تصویر میں ٹھیک سے نظر آگیا۔۔آپ کا ادب میں مقام بننے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

اور اگر ادب میں آپ نے مقام کچھ زیادہ ہی اونچا بنانا ہے تو آپ کو معمولی جوڑتوڑ سے نکل کر وسیع پیمانے پر پھیلانے ہونگے۔اس طرح آپ چھوٹے چھوٹے پروگرام کروانے تک محدود نہیں رہ جائیں گے بلکہ اپنی صلاحیتوں کو آزماتے ہوئے عالمی سطح پر کانفرسیں بھی کرواسکتے ہیں۔اور یہاں پھر جوڑتوڑ کے علاوہ آپ میں ایک اور ہنر بھی ہونا چاہیئے ۔لوگوں کو استعمال کرنے کا۔اور جس کے پاس لوگوں سے بھرا ٹشو پیپرز کا جتنا بڑا ڈبہ ہوگا وہ اتنا ہی بڑا ادیب یا شاعر ہوگا۔ استعمال کرتے جائیں پھینکتے جائیں۔اور پھر آپ دیکھیں گے کہ آپ ادب کے ماؤنٹ ایورسٹ پر کسی کوئے کی طرح مغرور بیٹھے ہونگے اور نیچے ساری لومڑیاں آپ کے منہ سے پنیر گرنے کے نہ صرف انتظار میں بیٹھی ہونگی بلکہ آپ کے منہ سے پنیر گر جائے۔۔۔اس کی ترکیبیں لڑانے میں اپنی زندگیاں صرف کردیں گی۔یہ نہ بھولئے کہ انہیں بھی آخر ادب میں اپنا نام بنانا ہے۔عرب کے محلات میں کیا سازشیں ہوتی ہونگی جتنی اس میدان میں ہوتی ہیں اور عرب کے شہزادوں کو اتنا ہوشیار رہنے کی ضرورت نہیں جتنا ادب میں مقام بنانے والوں کو چوکنا رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ جیسے ہی آپ کا منہ دوسری طرف ہوا آپکا بروٹس ہی پیچھے سے ایسا وار کرتا ہے کہ آپ بس گرتے گرتے مڑ کر پیچھے دیکھتے ہیں اور حیران حیران سے پوچھتے ہی رہ جاتے ہیں you too "brutus ۔۔۔سو جہاں ادیب یا شاعر بننا آج کے دور میں جتنا آسان ہوگیا ہے،دوسرے ادیبوں اور شاعروں کے شر سے بچنا اتنا ہی مشکل ہوگیا ہے۔۔سو مقام بنانے کے لئے اپنے سے زیادہ دوسروں پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ادب میں مقام سب کا بن گیا ہے ۔۔بچے گا کس کس کا؟ان بچنے والوں میں آپ کا نام زندوں کی لسٹ میں آئے اسی چکر میں باقی سب کو مار گرانے کا فن تصویر کھنچوانے کے فن سے بھی زیادہ سیکھنے کی ضروت ہے۔۔جتنا بھاگ کر سٹیج پر چڑھ کر میزبان بلائے یا نہ بلائے تصویر کھنچوانے کا ہنر آنا ضروری ہے،اتنا ہی آنکھیں سکیڑ سکیڑ کر دوسروں کی حرکتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔کوئی واقعی میں ہی افسانہ،غزل، نظم یا ناول تو نہیں لکھ رہا اگر ایسا ہے تو اپنے سارے کام چھوڑ کر اس کے کاموں میں کیڑے پکڑنے شروع کردیں،آپ کا مقام اس وقت بنے گا جب آپ پہلے اس کے کام پر بلڈوزر چلا دیں گے۔یاد رکھیں بروٹس ایک ہی دفعہ تھوڑی پیدا ہوا تھا۔ان بروٹسوں کو مارنا ضروری ہے۔۔؟اور اس کے ساتھ ساتھ اپنا پنیر

بچانا ہے تو نیچے کھڑی لومڑیوں کی دمیں غائب کروانا آنا ہوگا۔کوئی اور نہ اطمینان کا سانس لے اس پریشانی سے بچنے کے لئے آپ کو اپنے اوپر بھی اطمینان کا سانس اور اپنی رات کی نیند حرام کرنا ضروری ہے۔ورنہ تو کبھی نہ ملے گا ادب میں مقام۔مل بھی گیا تو بچے گا نہ یہ مقام!۔

Home